رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل بیاں بود بہ بیت و شاہد عدل ان در معنی بعثت بامن مقفا محمود

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ ۱؎

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ راہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

حاجی

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۵ | ۱۵ راہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۶۶ ھ | ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۶

پاکستان کا دفاع

پاکستان کے دفاع کا موضوع ہر مجلس میں زیر بحث آرہا ہے۔ ہر انجمن اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہی ہے۔ اس موضوع کے متعلق سوال سوچنے والے ہیں، اور کئی مشکلات حل کرنے والے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ مسئلہ دیر تک لٹکایا جا سکتا ہے؟ کیا پاکستان کا مستقبل اس سوال کے فوری حل کا تقاضا نہیں کرتا؟ کیا پاکستان چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا نہیں۔ کیا اس کی طرف اغیار کی انگلیاں بُرے ارادوں سے نہیں اٹھ رہیں۔ اگر ایسا ہے۔ اور ضرور ہے تو ہمیں جلد سے جلد اس بارے میں کوئی تدبیر کرنی چاہیئے ؂

پاکستان کی کل فوج ۸۰ ہزار ہے۔ جس میں سے لڑنے والے سپاہی صرف ۴۴ ہزار ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۴۴ ہزار آدمی پاکستان کی لمبی سرحد کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ اس لئے پاکستان کی فوج کی تعداد اور بھی کم کر دینی چاہیئے اور اسے زیادہ سے زیادہ مشینی جتھوں کی صورت میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جرمن کی جنگ میں یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ مشینی جتھے نہایت ہی کارآمد ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ مشینی جتھے ایسے ہی ممالک میں کام آتے ہیں۔ جہاں دونوں طرف کثرت سے پختہ سڑکیں پائی جاتی ہوں۔ ہندوستان کے ملک میں پنجاب میں بڑی پکی سڑک تو ایک ہی ہے۔ باقی تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر معمولی قسم کی پکی سڑکیں آتی ہیں۔ اور اکثر کچے راستے ہیں۔ ایسی جگہ پر مشینی دستے علیحدہ طور پر کام نہیں کر سکتے۔ اور نہ اپنے عقب کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ ایسے ملک میں گھوڑ سوار فوج اور دستی فوج اور پیدل فوج بڑی آسانی سے مشینی دستوں کا رستہ کاٹ سکتی۔ اور ان کے حملہ کو بیکار کر سکتی ہے۔ اس لئے جہاں پاکستان کو کچھ مشینی دستوں کی ضرورت ہے۔ وہاں اسے ایسی فوج کی بھی ضرورت ہے۔ جو بے سڑک والے علاقوں میں گھوڑوں پر سوار ہو کر دو سڑکوں کے درمیانی علاقہ کو صاف کرتی چلی جائے۔ اور مشینی فوج کے عقب کی حفاظت کر سکے مگر یہ سوال تو اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ پاکستان حملہ آور کی حیثیت میں ہو۔ پاکستان تو کسی پر حملہ کرنے کی نیت ہی نہیں رکھتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بہترین جرنیلوں کا مقولہ ہے کہ بہترین دفاع حملہ ہے۔ اگر کوئی ہم پر حملہ کرے تو اس حملہ سے بچنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم اس پر حملہ کر دیں۔ تو بھی ہم اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی فوج محض حملہ کرنے کی تدبیروں سے کامیاب نہیں ہو سکتی جرمن حکومت گزشتہ دونوں لڑائیوں میں محض اس لئے شکست کھا گئی۔ کہ اس نے صرف حملہ کی تیاریاں کی تھیں۔ دفاع کی کوئی تیاری اس نے نہیں کی تھی۔ دونوں دفعہ جب اس کا حملہ ناکام رہا۔ تو وہ دفاع کی قوت سے بھی محروم ہو گیا۔ کیونکہ دفاع کا پہلو اس نے مدنظر نہیں رکھا تھا۔ یہ پرانا مقولہ اب تک بھی درست چلا آرہا ہے۔ کہ جنگ دو سر دارد جنگ میں بھی انسان آگے بڑھتا ہے کبھی پیچھے ہٹتا ہے۔ جب تک پیچھے ہٹنے کے لئے بھی پوری تدبیریں نہ کی گئی ہوں۔ کبھی کوئی فوج کامیاب نہیں ہوتی۔ پس صرف مشینی دستوں پر زور دینا پاکستان کے دفاع کو فائدہ نہیں پہنچائیگا کسی دشمن کے حملہ کی صورت میں اس کے حملہ کی شدت کو روکنے کے لئے بالمقابل حملہ کرنے میں تو یہ دستے کام آجائیں گے۔ لیکن ان کا فائدہ دیرپا اور دُور رس نہیں ہوگا۔ کیونکہ پاکستان کے ارد گرد جتنے ممالک ہیں۔ ان میں سڑکوں کا وسیع جال اس طرح نہیں پھیلا ہوا جس طرح یورپ میں پھیلا ہوا ہے۔ پس اس معاملہ میں یورپ کی نقل کرنا خواہ اس کا فیصلہ بڑے بڑے جرنیل ہی کیوں نہ کریں خلاف عقل اور نامناسب ہے۔ ہمارے نزدیک پاکستان کی فوج کا بڑھانا نہایت ضروری ہے۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ پاکستانی فوج کی پاکستانی جرنیل ہی راہ نمائی کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت ہمارے پاس تجربہ کار افسر بہت کم ہیں۔ لیکن جہاں تجربہ کار کی نقصان دہ ہوتی ہے۔ بہادری کی کمی اس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ اگر جاں نثار اور تجربہ کار مل جائیں تو بہتر۔ لیکن اگر ایسے افسر نہ ملیں تو کم تجربہ کار لیکن جاں نثار افسر تجربہ کار لیکن بے تعلق افسر سے یقیناً بہت زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

پولینڈ جب روس اور جرمنی سے آزاد ہوا تو اس کے پاس تجربہ کار افسر نہیں تھے۔ کیونکہ نہ جرمن کی فوجوں میں پولش لوگوں کو بڑے عہدے ملتے تھے۔ اور نہ روسی فوجوں میں پولش لوگوں کو بڑے عہدے ملتے تھے اس وقت پولش نے اپنی فوجوں کی کمان ایک گوئیے کے سپرد کی۔ اور اس گوئیے نے تھوڑے بہت فوجی اصول سے واقف پولش افسروں کی مدد سے اپنے ملک کو آزاد کرایا کیا پاکستان کے مسلمان افسر اس گوئیے سے بھی کم قابلیت رکھتے ہیں۔ اس گوئیے کی کیا قابلیت تھی صرف حب الوطنی۔ وطن کی محبت کے بے انتہا جذبہ نے اس گوئیے کو ایک قابل جرنیل بنا دیا۔ کیا ہم یہ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ پاکستانی فوج کے مسلمان افسروں کے دل سے وطن کی محبت کا جذبہ بالکل مفقود ہے؟ ہم مانتے ہیں کہ پرانی روایات کا اثر ابتک افسروں کے دل پر باقی ہے۔ ابھی ان کی حب الوطنی کی روح نے ان کی آنکھیں نہیں کھولیں۔ ابھی اپنی قوم کو سربلند و بالا کرنے کے جذبات ان کے دل میں پوری طرح نہیں اُمڈے۔ مگر پھر بھی ایک پاکستانی پاکستانی ہی ہے۔ اپنے ملک کی خدمت کے علاوہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی جان بچانے کی خواہش بھی اسے زیادہ محنت سے کام کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اگر پاکستان پر کوئی حملہ ہو تو ایک پاکستانی جرنیل کو صرف اپنے ملک کی عزت کا ہی خیال نہیں ہوگا۔ بلکہ اسے یہ بھی فکر آرہا ہوگا۔ کہ اگر دشمن آگے بڑھا۔ تو اس کے ماں باپ اس کی بیوی اس کے بھائی اس کی بہنیں۔ اس کے بچے۔ اس کے دوسرے عزیزوں کے بچے۔ اس کے پڑوسی۔ اس کے املاک اس کی جائدادیں یہ سب تباہ و برباد

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالمجید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے فیاضی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل لاہور سے شائع کیا

ہو جائینگے۔ پس ملکی جذبہ کے علاوہ خاندان اور قرابت کے بچانے کا جذبہ بھی اس کے اندر کام کرتا ہوگا۔ پس ہمیں اس بات کی فکر میں زیادہ نہیں پڑنا چاہیئے۔ کہ ہمارے ملک کے آدمی ابھی پوری طرح تجربہ کار نہیں۔ جدید فوج کے بانی کمال اتاترک صرف ایک کرنیل تھے لیکن وطنی محبت کے جذبہ میں سرشار ہو کر اس کرنیل نے بڑے بڑے جرنیلوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ فرانس کا مشہور مارشل جسنا نپولین صرف فوج کا ایک لفٹیننٹ تھا۔ لیکن اس لفٹننٹ نے دنیا کے مشہور ترین جرنیلوں کی قیادت کی صرف اس لئے کہ اس کا دل وطن کی محبت کے جذبات سے سرشار تھا امریکہ کا پہلا پریذیڈنٹ اور پہلا کمانڈر انچیف جارج واشنگٹن محض ایک سویلین تھا لیکن وطن کی محبت کے جذبات نے اس کے اندر وہ قابلیت پیدا کر دی کہ بڑے بڑے جرنیلوں کی راہ نمائی کر کے اس نے اپنے ملک کو انگریزی غلبہ سے آزاد کروا لیا۔ ہٹلر کا انجام چاہے کیسا ہی خراب ہوا ہو۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ فوجیں صوبیداری کا عہدہ رکھنے والا دنیا کے بہترین جرنیلوں کے پیدا کرنے کا باعث ہوا۔ گورنگ محض ایک ہوا باز تھا۔ اور ہوا بازی بھی ایسا جو ابھی صرف تجربہ ہی حاصل کر رہا تھا۔ مگر ملک کی محبت کے جذبات نے پائلٹ گورنگ کو دنیا کے سب سے زبردست ہوائی جہاز کے بیڑہ کا مارشل گورنگ بنا دیا۔ ہم کیوں خیال کریں۔ کہ پاکستان کے افسر حب الوطنی کے جذبہ سے بالکل عاری ہیں یقیناً ان میں بھی اپنے وطن پر جان دینے کی خواہش رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اگر انہیں موقع دیا جائے۔ کہ وہ اپنے ملک کی آزادانہ خدمت کریں۔ تو یقیناً وہ ملک کے لئے بہترین تعویذ اور فخر کا موجب ثابت ہونگے۔

فوج میں ایسے کام بھی ہو سکتے ہیں۔ جن کے لئے خاص فنون کے ماہروں کی ضرورت ہو۔ ایسے فنون کے ماہر بے شک باہر سے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو بعض لڑنے والے افسر بھی باہر سے لئے جا سکتے ہیں لیکن یہ افسر ایسے نہیں ہونے چاہئیں۔ جو تقسیم ہند سے پہلے قائداعظم اور مسلم لیگ کو سو سو گالیاں دیا کرتے تھے۔ اور ہم یقین کے طور پر جانتے ہیں۔ کہ ایسے انگریز افسر پاکستان کی فوج میں موجود ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسے انگریز افسر پاکستانی فوج میں نہ رہیں۔ بے شک اگر ضرورت ہو تو ان کو رکھا جائے۔ لیکن قومی دفاع کے اہم عہدوں کو ان کیلئے مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر فوجی افسر قومی دفاع کے اہم کام پر مقرر نہیں ہوتا۔ جس طرح دوسرے کاموں میں کوئی عہدہ اہمیت رکھتا ہے کوئی خیر اہمیت الاہتمام ہی فوج کی بھی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ جب ایسے افسر دوسرے غیر اہم کاموں پر لگائے جا سکتے ہیں۔ تو کیوں انہیں ان کاموں پر لگا کر ایسے عہدے جو دفاع کے لحاظ سے بہت اہم ہیں مسلمان افسروں کے سپرد نہ کئے جائیں۔

مگر ایک اور بات بھی ہے۔ اگر یہ اصلاحات کر بھی دی جائیں۔ تب بھی پاکستان کی فوج پورے طور پر اپنی ملکی سرحدوں کا دفاع نہیں کر سکتی۔ پاکستان کی سرحد کوہ ہندوکش سے شروع ہو کر مانسہرہ۔ ہزارہ راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات اور سیالکوٹ کے ساتھ ہوتی ہوئی قصور۔ منٹگمری۔ بہاولپور۔ سکھر۔ خیرپور سے گزرتی ہوئی امرکوٹ کی تحصیل کے خاتمہ پر سمندر سے جا کر ملتی ہے۔ اس تمام سرحد کی لمبائی کوئی ایک ہزار میل کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی وہ سرحد بھی ہے۔ جو افغانستان کے ساتھ ملتی ہے۔ اگر خدا کرے کشمیر پاکستان میں شامل ہو جائے۔ تو پاکستان کی سرحد چھوٹی ہو کر چھ سو میل کے قریب رہ جائے گی۔ لیکن اگر کشمیر نہ ملا تو ہزار میل کی سرحد ہوگی۔ اگر اڑنے والی فوج ۳۴ ہزار ہے۔ تو ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ صرف ایک یا ڈیڑھ ڈویژن یعنی ۱۲ یا ۱۸ ہزار آدمی اگلی صف میں کام کر سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ ایک میل کی حفاظت کے لئے ہمارے پاس ۱۲ یا ۱۸ سپاہی ہیں۔ فرانس کی جرمن سے جو سرحد ملتی تھی۔ وہ کوئی اڑھائی سو میل کے قریب تھی۔ اور جرمن کی جو سرحد روس سے ملتی تھی۔ وہ بھی کوئی تین ساڑھے تین سو میل تھی۔ ان پانچ چھ سو میل کی سرحدات کے لئے جرمن نے ۸۰ لاکھ فوج تیار کی تھی۔ اسی طرح فرانس نے اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ۷۰ لاکھ فوج تیار کی تھی۔ اگر ان فوجوں کا بیس فیصدی حصہ ایک وقت میں جنگی محاذ پر لڑتا ہو۔ تو جرمن کی سرحدوں کے ہر میل کی حفاظت کے لئے تین ہزار آدمی کا ایک وقت میں انتظام تھا۔ لیکن پاکستانی حدود میں فی میل کی حفاظت کے لئے صرف ۱۸ آدمی مہیا ہو سکیں گے۔ فرق ظاہر ہے اور نتائج کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں

کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس روپیہ نہیں یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ لیکن جب مشکلیں پڑتی ہیں۔ جب قوموں کی زندگی اور موت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو حکومتوں اور ملک کے باشندوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ روپیہ کی عدم موجودگی کی صورت میں وہ قومی کاموں کو قومی قربانیوں سے پورا کریں۔ پاکستان کے لئے اس سے زیادہ نازک وقت اور کونسا ہوگا۔ اگر پاکستان کے باشندے اب بھی بیدار نہ ہوئے تو کب بیدار ہوں گے یہ جو ۲ لاکھ آدمی بے کار مشرقی پنجاب میں مارا گیا ہے۔ اور وہ اربوں کی جائدادیں جو مشرقی پنجاب میں تباہ ہوئی ہیں۔ اگر وہی آدمی اور وہی جائدادیں اور وہی روپیہ ملکی دفاع میں صرف کیا جاتا تو پاکستان یقیناً ایک لمبے عرصہ کے لئے اپنے ملک کی بنیادوں کو مضبوط کر لیتا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ کیا صورت ہے۔ جس سے یہ ضرورت پوری کی جا سکے۔ ہم اس بارہ میں اپنے خیالات اگلے مقالہ میں انشاء اللہ ظاہر کرینگے ؛

ان خوشکن بیانات سے حاصل؟

بے شک پنڈت نہرو اور گاندھی جی اعلان پر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کا کوئی پروگرام ہندوستانی حکومت کے پیش نظر نہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو ان بزرگوں کی آواز میں کوئی اثر نہیں رہا۔ اور یا پھر ہمیں اپنی خواہشات اور حسن ظنی کے خلاف یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ دونوں چوٹی کے لیڈر یا تو خود دھوکا کھا رہے ہیں۔ اور یا پھر دیدہ و دانستہ بیرونی دنیا کے دلوں پر ہندوستانی حکومت کی نیک نیتی کا غلط تصور جمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جو مظلوم ہندوستان خاکہ مشرقی پنجاب کی مسلم آبادی پر توڑے گئے ہیں۔ اور ابھی تک توڑے جا رہے ہیں۔ ان پر پردہ ڈالا جا رہا ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ پنڈت نہرو اور گاندھی جی تک صحیح حالات نہ پہنچتے ہوں۔ اگرچہ خود ہندوستانی حکومت کے اشاعتی اور نشری ذرائع پاکستان پر سارا بوجھ ڈالنے اور ہندوستانی حکومت کی بریت ثابت کرنے پر استعمال ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ غیر ملکی نامہ نگاروں پر بھی کئی طرح سے اثر ڈالنے کی پوری پوری منظم کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے یہ لیڈر ہندوستانی ہونے اور ہندوستانی سیاست کی جدوجہد کا مرکز ہونے کے باعث اصل حالات سے نابلد خیال نہیں کئے جا سکتے۔ یہ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اصل حالات جانیں۔ اور واقعات کی بنا پر نتائج اخذ کر کے اس اہم کو سرانجام دینے کی بس کریں

روزنامہ محض بیان پر بیان دیتے چلے جانے سے تو نہ کوئی اصلاح ممکن ہے۔ اور نہ ان کی بے رورعائتی کا یقین پیدا ہو سکتا ہے۔

ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں کہ کس طرح غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے۔ ۱۰ اکتوبر کو آل انڈیا ریڈیو سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور اس عجیب و غریب اعلان کی صحت کی ذمہ داری جنرل تھمایا پر ڈالی گئی ہے۔ جنرل تھمایا کا نام سنکر کون ہے جو اس کو دوست نہ تسلیم کرے گا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ اعلان نہ صرف سراسر غلط ہے۔ بلکہ ایک ذمہ دار اعلیٰ فوجی افسر کے وقار کو بھی سخت مجروح کرنے والا ہے۔ جو لوگ قادیان کے اصل حالات سے واقف ہیں۔ اور جنہوں نے ان شدید مظالم کا خود اپنی جان پر تجربہ کیا ہے۔ وہ آل انڈیا ریڈیو تو خیر خود جنرل تھمایا کے متعلق کیا خیال کریں گے۔

اس سے انڈین یونین کو وقتی فائدہ تو شائد اس قدر پہنچ جائے۔ کہ وہ امریکہ اور برطانیہ کے سامنے کچھ عرصہ کے لئے سرخی کی جھلک اپنے چہرے پر دکھا سکے۔ مگر جس مرض کا علاج کرنے کے لئے گاندھی جی اور نہرو جی نت نئے طریقوں سے بیان شائع فرما رہے ہیں۔ وہ مرض اس طرح بڑھے گا کم نہیں ہوگا۔ باہر کی دنیا غلط پروپیگنڈا کی نوعیت کی وجہ سے حقیقت کو جاننے سے جائے۔

لیکن جن لوگوں سے اس کا براہ راست تعلق ہے۔ ان کی نظر میں ایسی حکومت اور اس کے لیڈروں کا کوئی وقار نہیں رہتا۔ اور وہ ایسے بیانوں کی پرلے درجہ کے برابر بھی پروا نہیں کرتے اس طرح لیڈروں کی ہر کوشش جو خواہ کتنی ہی نیک نیتی پر مبنی ہو۔ نہ صرف بالکل رائیگاں جاتی ہے۔ بلکہ اور بھی الجھنیں ڈال دیتی ہے۔ اس لئے ہم پنڈت نہرو جی اور گاندھی جی سے التماس کرتے ہیں۔ کہ یا تو وہ اس مہم کو چھوڑ دیں۔ اور یا پھر کوئی مؤثر عملی قدم اٹھائیں۔ ورنہ جو کچھ سردار پٹیل اور ماسٹر تارا سنگھ کی پالیسی کے ماتحت ہندوستان کے مسلمانوں پر ہو رہا ہے آپ محض ان خوشکن بیانات کی بناء پر بری الذمہ نہیں ٹھہر سکتے ؛

دعائے مغفرت

افسوس ہے کہ مولوی محمود سکندر صاحب ۱۲ اکتوبر کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم واقف زندگی اور موصی تھے احباب دعائے مغفرت فرمائیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

(مرتبہ خورشید احمد)

لاہور ۱۳ اخاء آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب فرمایا۔ اور اسے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور اصلاح کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ حضور کے ارشاد کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں ہماری جماعت میں ایسے مخلص اور قربانی کرنے والے لوگ موجود ہیں جن کے اخلاص اور قربانی کا غیر بھی اعتراف کرتے ہیں۔ وہاں ایک طبقہ ایسا بھی موجود ہے۔ جو اپنے فرائض کی ادائیگی میں سخت کوتاہی اور غفلت سے کام لے رہا ہے۔

قربانی اور اخلاص کا قابل رشک مظاہرہ کرنے والے طبقہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ غیر بھی اس طبقہ کے اخلاص سے متاثر ہوئے ہیں چنانچہ ایک موقعہ پر جبکہ ہوائی جہاز کے محکمہ کے بعض احمدی نوجوانوں نے اپنے افسر کو کہا کہ خواہ رخصت ملے یا نہ ملے وہ بہرحال اپنے مرکز قادیان کی حفاظت کے لئے ضرور جائیں گے تو اس افسر نے ان کی غیر حاضری میں اعتراف کیا کہ یہی وہ نوجوان ہیں جو آئندہ اسلام کی خدمت کے لئے کام آسکتے ہیں۔ ایک دوسرے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قادیان سے آئے والے ٹرک کے ایک یورپین ہیروی افسر نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اعتراف کیا کہ میں نے قادیان میں جو نوجوان دیکھے ہیں وہ ان ہیروی نوجوانوں سے بھی زیادہ بہادر ہیں جنہیں فوجی طور پر ٹریننگ دیا گیا ہے اور جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ اس افسر نے کہا آپ کے نوجوانوں نے اگر اپنی جانیں دے دیں۔ تو بے شک ان کی موت شاندار موت ہوگی۔ لیکن میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ انہیں مرنے نہ دیں کیونکہ اگر وہ زندہ رہے تو ان کی زندگی ان کی موت سے بھی زیادہ شاندار ہوگی۔

حضور نے فرمایا جہاں ایک طبقہ کا یہ حال ہے۔ کہ غیر بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں وہاں ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو سخت غفلت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ چنانچہ لاہور کی جماعت کا یہ حال باوجود اس کے کہ یہ جماعت قادیان کے دروازے پر موجود تھی پھر بھی چندہ حفاظت مرکز کے سلسلے میں اس نے ابھی تک دو لاکھ کی لسٹیں بھی مکمل نہیں کیں حالانکہ ہندوستان کے کونے کونے سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دیگر ممالک سے بھی یہ لسٹیں آچکی ہیں اس طرح قادیان کی حفاظت کے سلسلے میں جہاں بمبئی کے دور دراز حصوں شملہ بنگال۔ بنگلور بمبئی وغیرہ سے اطلاعات آچکی ہیں کہ وہ مرکز کی حفاظت کے لئے آدمی بھیجنے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں لاہور کا یہ حال ہے کہ اب تک کیس آکر ۵۲ — آدمی قادیان کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بھی ۴۴۔ اشخاص تو ابھی سے گئے ہی نہیں اور باقی جو آٹھ آدمی آئے ان میں سے بھی بعض نے مختلف عذرات پیش کر دیئے ہیں۔ حضور نے جماعت لاہور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ بھلا ایسی جماعت کا کیا فائدہ جو ہر معاملہ میں نہایت برا نمونہ دکھائی ہو۔ تمہارے سامنے ہزاروں احمدی پناہ گزین آرہے ہیں لیکن تم نے کبھی انہیں ایک وقت کا کھانا کھلانے بلکہ پانی تک پلانے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی میں نہیں سمجھتا کہ کون سے ذریعے سے ایسی جماعت کو بیدار کیا جائے۔ آج میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی اصلاح کرو اور اپنی اصلاح کرو اگر تم اپنی اصلاح کرو گے۔ تو یہ تمہارے لئے ہی بہتر ہوگا۔ ورنہ یاد رکھو خدا کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ خدا کا کام کیا ہوا ہے بہرحال رک نہیں سکتا۔ نہ دشمنوں کی دشمنی سے اور نہ دوستوں کی بے اعتنائی سے۔ یہ بہرحال بڑھے گا۔ اور پھلے پھولے گا۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ چاہے دین کی خدمت کے کام میں شریک ہو کر ثواب حاصل کرلو اور چاہے اسی طرح غفلت سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرلو میرا کام تو سمجھانا تھا سو میں نے سمجھا دیا ہے

ہمارے ملک میں بھی ایسی قیامت خیز تبدیلی ظاہر ہوگی کہ نوح کا زمانہ تمہیں یاد آجائے گا اور لوط کی بستی کا نظارہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے ہندوستان میں اس وقت جو قیامت برپا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے اور جیسے کہ پہلے ہر دو جنگ عظیم کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح جو تباہی اس وقت ہندوستان میں رونما ہے اس کی نظیر بھی دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی اور اس وقت ہم سب کی توجہ اس تباہی کی طرف لگی ہوئی ہے لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی

خدا کی بات پھر پوری ہوئی

(از حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان حال نزیل لاہور)

خدا تعالیٰ کی وحی غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون سب سے پہلے قرآن شریف میں نازل ہوئی۔ جبکہ مشرقی رومی سلطنت نے جو عیسائی تھی ایرانی حکومت کے ہاتھ جو مشرک تھی شام میں سخت شکست کھائی اور ان کی طاقت ٹوٹ گئی اس وقت کہ کے مشرک خوش ہوئے انہوں نے اس سے اپنے لئے فال لی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کہ اگرچہ رومی سلطنت نے اس وقت قریب کی زمین یعنی ملک شام میں شکست کھائی ہے لیکن عنقریب ہی چند سال کے اندر رومی سلطنت پھر غالب آئے گی اس وقت اگرچہ بظاہر حالات رومی سلطنت کے دوبارہ غلبہ پانے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے واسطے اپنے سامان کئے کہ ہرقل قیصر روم کو شکست کھانے کے بعد پھر فتوحات حاصل ہونی شروع ہوئیں اور اس نے نہ صرف اپنا مفتوحہ علاقہ دوبارہ فتح کر لیا۔ بلکہ اس کی فوجیں ایرانی حکومت کے علاقے میں داخل ہو گئیں اس طرح مقررہ میعاد کے اندر خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور رومی سلطنت مغلوب ہونے کے بعد پھر اپنے دشمن پر غالب آگئی۔

پھر اس زمانہ میں یہی وحی دوبارہ حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوئی۔ اور اس زمانہ میں اس پیشگوئی کا ظہور دو دفعہ واقع ہوا۔ پہلی دفعہ جنگ بلقان میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی جبکہ سلطنت روم یعنی ٹرکی نے بلقان کی ریاست کے ہاتھ سے اپنے دارالخلافہ کے قریب کی زمین میں سخت شکست کھائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جلد ہی ترکوں کو فتوحات دیں انہوں نے ایڈریانوپل کو دوبارہ فتح کر لیا۔

گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں دوبارہ خدا تعالیٰ کا یہی کلام حیرت انگیز طور پر پورا ہوا جبکہ انگریزوں کو برما۔ ملایا اور سنگاپور میں جاپانیوں کے ہاتھ سے شکست کھائی اس زمانہ میں یہ وحی حضرت مسیح موعودؑ پر ہندوستان میں نازل ہوئی تھی اور برما ملایا ہندوستان کے لحاظ سے قریب کی زمین میں واقع تھے۔ لغت میں الروم نصاریٰ کو بھی کہتے ہیں جس طرح انگریز نصاریٰ کے ہونے کی وجہ سے الروم کے لفظ کے مصداق تھے اس پیشگوئی کو قرآن شریف کی پیشگوئی سے عجیب مشابہت ہے۔ اس وقت بھی رومی سلطنت نے جو عیسائی تھی۔ ایرانیوں سے جو مشرک تھی شکست کھائی تھی۔ اس زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ یعنی انگریزوں نے جو عیسائی تھے اور نصاریٰ ہونے کی وجہ سے لفظ الروم کے مصداق تھے . . . . .

جاپانیوں کے ہاتھ سے جو مشرک تھے ہزیمت اٹھائی۔ پھر دوسری مشابہت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ وحی ملک عرب میں نازل ہوئی اور ملک شام عرب کی سرحد پر واقع ہونے کی وجہ سے ادنی الارض (قریب کی زمین) کا مصداق تھا اس زمانہ میں یہی وحی دوبارہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز حضرت مسیح موعود پر ہندوستان میں نازل ہوئی۔ برما اور ملایا ہندوستان کی سرحد پر واقع ہونے کی وجہ سے ادنی الارض (قریب کی زمین) کے الفاظ کے مصداق تھے جب انگریزوں کو برما۔ ملایا اور سنگاپور میں شکست ہوئی۔ انہی دنوں مولوی ابوالعطاء صاحب نے اس پیشگوئی کی طرف ایک تقریر میں توجہ دلائی تھی۔ اور بیان کیا تھا کہ [illegible] برما اور ملایا میں اس وقت جو انگریزوں کو شکست ہوئی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی غلبۃ الروم فی ادنی الارض لیکن اس پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی ہے اور وہ یہ ہے وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ وہ مغلوب ہونے کے بعد پھر غالب ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جاپانیوں کو برما اور ملایا پر قابض ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ پھر انگریزوں نے اس علاقہ کو فتح کر لیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا۔

اس وقت ہندوستان میں خدا تعالیٰ کے قہری نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے مطابق ہیں جو حضور نے ۱۹۰۷ء میں اپنی کتاب تعقیب الوحی میں جنگ عظیم کی تباہیوں کا نقشہ کھینچنے کے بعد اہل ہند کو مخاطب کر کے بیان فرمائی ہے۔ کہ تم یہ نہ سمجھو کہ ان ہولناک تباہیوں کے نازل ہونے سے صرف یورپ اور امریکہ میں ہی آئے ہیں۔ اور تمہارا ملک محفوظ ہے کیونکہ

ان کی قریب کی زمین میں پوری ہوئی اور اسطرح حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا۔ اس کا بھی اختصار کے ساتھ ایسے موقع پر ذکر کرنا کہ جہاں تک مجھے علم ہے حضرت مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان نشان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہداء

جب سے حضرت آدمؑ نے اس دنیا میں قدم رکھا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک کوئی انسان نہیں جو ہمیشہ زندہ رہا ہو۔ ہر ایک کو مرنا ہی ہے کبھی نہ کبھی موت آ ہی جاتی ہے۔ انسان پیدا بھی ہوتے ہیں۔ مرتے بھی جاتے ہیں۔ نئی نئی ہستیاں معرضِ وجود میں آتی ہیں۔ اور اپنی زندگی کے ایام گذار کر چلی جاتی ہیں۔ جب لوگ مر جاتے ہیں۔ تو چند دن تک اُن کے لواحقین کے دلوں میں اُن کی یاد تازہ رہتی ہے لیکن اس کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک نسل تک لوگ اُن کو یاد رکھتے ہیں مگر اُس کے بعد بھول جاتے ہیں۔ آج دنیا میں کتنے انسان موجود ہیں۔ جن کو اپنا شجرۂ نسب یاد ہو۔ کون ہے جو اپنے تمام آباؤ اجداد کے ناموں سے واقف ہو۔ کتنے ہیں جو شروع سے اپنا خاندان بتا سکتے ہیں۔ مرنے کے بعد کچھ دنوں کے گذرنے پر وہی رشتہ دار جن کے لئے انسان سب کچھ کرتا ہے۔ اُسے بھول جاتے ہیں۔ اور آخر کچھ عرصہ گذرنے والے کا نام مٹ جاتا ہے۔ اور کسی کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ فلاں نام کا کوئی شخص موجود تھا۔ زندگی میں انسان بہت سی دولت بھی جمع کر لیتے ہیں۔ وہ بہت بڑی بڑی عمارات بھی تعمیر کر لیتے ہیں۔ مگر بعد میں کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ آخر وہ عمارات بھی کچھ مدت کے بعد مٹ جاتی ہیں۔ اور اُن کے بنانے والوں کا نام بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اور دنیا اُن کے حالات سے بالکل ناواقف ہو جاتی ہے۔ بہتیرے کروڑہا لوگ مرے۔ مگر کیا کوئی آج تک یہ کہتا سنا گیا ہے۔ کہ صاحب میں فلاں شخص کی اولاد میں سے ہونے کا شرف رکھتا ہوں۔ جو لمبے عرصہ ہوا مر گیا تھا۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے۔ صرف اس لئے کہ جو اشخاص دنیا سے رشتہ توڑتے ہیں۔ وہ ایک بے وفا ساتھی اپنے لئے جاتے ہیں۔ اور دنیا سے یہ توقع کرنی بالکل فضول ہے کہ وہ اپنے دوستوں کا نام ہمیشہ کے لئے قائم کر سکے گی۔ اس کے مقابلے میں اُن اشخاص کو لیجئے۔ جو خدا سے اپنا تعلق جوڑ کر گئے ہیں کیا آج تک کسی خدا کے دوست کا نام بھی دنیا سے مٹا۔ یہ کہنے کی تو آپ سے نے یقیناً کسی کو نہ سنا ہوگا کہ میں ایک بستر پر مرنے والے کی اولاد ہوں مگر دنیا میں وہ لوگ آج تک موجود ہیں۔ جو فخریہ طور پر یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم فلاں شخص کی اولاد ہیں۔ جس نے خدا کے لئے لڑتے ہوئے جان دی تھی۔ جو اُس کے نام کو تو ایک لافانی نام بنا گئی اور اُن کے نام کو اُن کے اپنے ہمعصر لوگ بھی نہ جان سکے۔ وہ صرف یہی فرق تھا۔ کہ وہ دنیا کی خاطر مرے۔ اور یہ خدا کی خاطر قربان ہوئے جان اُس بھی فیر کے ہاتھوں ضائع ہوئی۔ اور یہ بھی فیر کا نشانہ بنے۔ مگر یہ مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور وہ مر کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے ایسی ہزارہا مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ موت تو ہر ایک کو آنی ہے۔ مگر خدا کی راہ میں جو موت آئے اُس سے بہتر اور کوئی موت نہیں انسان اپنے نام کو زندہ رکھنے کے لئے سب کچھ کرتا ہے۔ اور نام کو زندہ رکھنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے۔ کہ انسان خدا کے راستے میں قربان ہو جائے۔ جو دنیا کی راہ میں مرتا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا ہے اور جو خدا کی راہ میں مارا جاتا ہے۔ وہ ابدی زندگی پا لیتا ہے۔ اُس کی راہ میں مرنے سے آج تک کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ دنیا کی راہ میں مرنے والوں کو دنیا خود ہی بھول جائے گی۔ اور خدا پر اُن کا کوئی حق نہ ہوگا۔ مگر خدا کی راہ میں مرنے والوں کو دنیا بھی ہمیشہ یاد رکھے گی۔ اور عزت سے یاد رکھے گی۔ اور خدا بھی اُن سے ایک شفیق دوست کا معاملہ کرے گا۔ کیونکہ خدا کسی کی دوستی کو بھولا نہیں کرتا۔ جو خدا کی راہ میں شہید ہوئے۔ وہ آج تک زندہ ہیں۔ اور ابد تک زندہ رہیں گے دنیا بھی انہی کی ہے۔ اور خدا بھی انہیں کا دنیا کے لئے مرنا اپنی جان کو ضائع کرتا ہے۔ اور خدا کے لئے مرنا ابد کی زندگی اور عزت حاصل کرنا ہے۔ آئے خدا تو شہداء پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرما۔ اور ان کی نسلوں کو بارآور کر اور خادمِ دین بنا۔ آمین۔

رضاکار۔ انجاز نصر اللہ خان بی۔ اے قاضی زندگی

اعلان برائے عہدیداران مال جماعتہائے احمدیہ یوپی۔ بنگال اور آڑیسہ

بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مذکورہ بالا ضلعجات کی جماعتوں کی طرف سے کوئی چندہ نہیں آرہا۔ اور روپیہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ لہذا جس قدر روپیہ جمع شدہ ہو۔ کل روپیہ فوراً بھجوا دیا جائے۔ اور اگر بذریعہ منی آرڈر بھجوایا نہ جا سکے۔ تو ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو چاہیئے۔ کہ بذریعہ ڈرافٹ روپیہ ارسال کر دیں۔ ڈرافٹ اور روپیہ کا بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کی جائے۔ حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد فوری ہے یا ۱/۱۲ کا سوال نہیں۔ بلکہ محاظ

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف

ایران میں غم و غصہ کا اظہار

طہران ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایران میں ہندوستان کے مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا جارہا ہے۔ یہاں پر جو ہندو اور سکھ مقیم ہیں۔ ان کے تعلقات ایرانیوں کے ساتھ دن بدن کشیدہ ہو رہے ہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں حکومت ہند کو بھی مدد کے لئے لکھا ہے۔

مسلمانوں پر مظالم کی تفصیلی خبریں ایران کے اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں جن کی وجہ سے ایرانیوں کے جذبات مشتعل ہو رہے ہیں حکومت ہند نے اپنے سفیر برائے ایران کو اس سلسلے میں ہدایت کر دی ہے کہ وہ جلد سے جلد طہران روانہ ہو جائے۔

ایک ماہ میں پاکستان کی سرحد پر

چوبیس حملے کئے گئے

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ گذشتہ ایک ماہ میں مشرقی پنجاب کے جرائم پیشہ سکھوں کے مسلح گروہوں نے سرحد پار کر کے مغربی پنجاب کے دیہات پر چوبیس دفعہ حملے کئے۔ ان حملوں کا مقصد بالعموم چوریاں کرنا تھا۔ اکثر مواقع پر حملہ آور پولیس کو دیکھتے ہی فرار ہوتے رہے۔ چند مرتبہ سرحدی پولیس کے گشتی دستوں سے ان کی مٹھ بھیڑ ہوئی جس میں وہ خاصا نقصان اٹھا کر پسپا ہوتے رہے۔ جن دیہات پر حملے ہوئے ان کے باشندوں کے بیان کے مطابق بعض حملوں میں مشرقی پنجاب کی پولیس کے دو سکھ افسر بھی شامل ہوتے رہے۔ یہ حملے ضلع لاہور اور ضلع گورداسپور کی تحصیل شکرگڑھ کے دیہات پر ہوتے ہیں۔

پاکستان فیڈرل کورٹ کے پہلے جج

سر محمد ظفر اللہ خاں؟

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ گلوب کے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر کراچی میں پاکستان کا فیڈرل کورٹ قائم کر دیا جائے گا۔ ابتدا میں صرف ایک جج مقرر کیا جائے گا۔ اور یہ جج غالباً سر محمد ظفر اللہ خاں ہوں گے چونکہ سر محمد ظفر اللہ خاں ان دنوں مجلس اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کے آنے تک غالباً سر عبد الرشید چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ ان کی جگہ قائم مقام جج کے طور پر کام کریں گے سندھ چیف کورٹ کو ہائی کورٹ بنانے کی سوال بھی زیر غور ہے۔ اس سلسلے میں بہت جلد سرکاری طور پر اعلان ہونے کی امید ہے۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے برطانیہ سے بنکنگ کے مشہور ماہر مسٹر کیڈ بنکنگن کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

پاکستان کی پہلی غذائی کانفرنس وزیر خوراک کی اہم تصریحات

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ آج پاکستان کی پہلی غذائی اور زراعتی کانفرنس وزیر خوراک مسٹر غضنفر علی خاں کی صدارت میں شروع ہوئی۔ وزیر خوراک نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس وقت دنیا بھر کو غذائی قلت کا سامنا ہے۔ ہم نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ممالک کی بھی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کریں گے۔

آپ نے پاکستان کی غذائی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ پچھلا گائنگ میں اچانک سیلاب آجانے اور مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کے مسئلہ کی وجہ سے ہمیں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم صورت حالات پر قابو پانے کی پوری کوشش ہو رہی ہے۔ سندھ نے کافی اناج اور چاول پاکستانی علاقوں کے لئے فراہم کیا۔ لیکن پنجاب بھی مشرقی بنگال کو ابھی تیس ہزار ٹن مزید چاول درکار ہے جس کے لئے غالباً ہمیں بین الاقوامی مدد حاصل کرنی پڑے گی۔

مسٹر غضنفر علی خاں نے پناہ گزینوں کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کے بعض غیر ذمہ دار لیڈروں کی شدید مذمت کی اور وسیع پیمانے پر تبادلہ آبادی کو دونوں نوآبادیات کے لئے خطرناک بتایا۔ آپ نے مشرقی پنجاب اور دہلی سے آنے والے پناہ گزینوں کو یقین دلایا کہ پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتیں اپنے پناہ گزین مسلمان بھائیوں کے لئے غذا مہیا کرتے اور انہیں پھر سے بسانے کی پوری کوشش کریں گی۔

وزیر خوراک نے دوران تقریر میں بتایا کہ پاکستان ورلڈ فوڈ بورڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن کا رکن بن گیا ہے۔

کانفرنس کے فیصلے

اس کانفرنس میں چالیس نمائندے شریک ہوئے صوبائی نمائندوں نے زیادہ سے زیادہ غذائی امداد کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ایک غذائی اور زراعتی کونسل قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ ایک اور کمیٹی میاں افضل حسین کی صدارت میں قائم کی گئی۔ زیادہ اناج پیدا کرنے کی مہم کو تیز کرنے اور غذا مہیا کرنے کی موجودہ سپلائی کو زیادہ مفید بنانے کے لئے بھی بعض اہم تجاویز منظور کی گئیں۔

اسلامی حکومتوں کے اتحاد کی ضرورت کا احساس

قاہرہ ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان وفد کے رکن سر محمد ظفر اللہ خاں نے مجلس اقوام متحدہ کی فلسطین کمیٹی میں جو تقریر کی ہے۔ اس سے عرب ممالک پر بہت خوشگوار اثر پڑا ہے مصری اخبارات نے مسلمان حکومتوں کے اتحاد اور وحدت پر زور دینا شروع کر دیا ہے۔

الصابح جمال الحسینی نے وزیر اعظم مصر سے ملاقات کی ہے اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان میں آنیوالے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے مصر میں بھی ایک امدادی کمیٹی قائم کی جائے۔

حکومت پاکستان میں نئے تقرر

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب صدیق علی خاں کو مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کا سیاسی سکرٹری مقرر کیا گیا ہے مسٹر کریگ کو جن کو مرکزی حکومت پاکستان کے محکمہ امور خارجہ کا جائنٹ سکرٹری بنایا گیا ہے۔

حکومت سندھ نے برطانیہ سے بنکنگ کے مشہور ماہر مسٹر کیڈ بنکنگن کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ آپ سندھ میں زراعتی کرایہ پر بڑے ٹیکٹر چلائیں گے

مہاراجہ کشمیر کو نواب دیر کا انتباہ

دیر ۱۳ اکتوبر۔ ریاست دیر کے نواب صاحب نے مہاراجہ کشمیر کے نام ایک تار روانہ کیا ہے۔ جس میں انہیں یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ ریاستی اکثریت کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے پاکستان میں شامل ہونے کا اعلان کر دیں۔ نواب صاحب نے مہاراجہ کشمیر کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ پاکستان میں شامل نہ ہوئے تو نتائج کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے

کیا وزیر اعظم پاکستان لندن جائینگے؟

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ ڈیلی گزٹ اس رپورٹ کے لئے ذمہ دار ہے کہ آنریبل لیاقت علی خاں عنقریب لندن جانے والے ہیں اس اخبار کی روایت کے مطابق پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم لندن نے وزیر اعظم پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ فرصت نکال کر جلد از جلد لندن تشریف لائیں۔

مشرقی پنجاب سے مسلم پناہ گزینوں کی آمد

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ آج انبالہ سے مسلم پناہ گزینوں کو لے کر چھ ٹرینیں ملتان کی طرف روانہ ہوئیں۔ وہ ملتان سے بخیر مسلم پناہ گزینوں کو سوار کر کے مشرقی پنجاب میں پہنچائیں گی۔ ۱۵ اکتوبر کو پچاس ہزار پناہ گزین پاکستان میں داخل ہوئے۔

عراق میں امریکی مشن کا بائیکاٹ

بغداد ۱۳ اکتوبر۔ اتحادی جمعیت اقوام میں امریکہ کی یہودنوازی کے خلاف بغداد احتجاج بغداد میں امریکی کانگرس کے مشن کا بائیکاٹ کیا گیا ہے اب یہ مشن کل طہران روانہ ہو جائے گا۔

عراقی اخبارات نے آج فلسطین کے متعلق امریکی رویہ پر شدید احتجاج کیا ہے۔

پناہ گزینوں کے لئے داخلے کا کارڈ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ جب پناہ گزین پاکستان کی حدود میں شامل ہوں گے تو ہر پناہ گزین کو داخلہ کا ایک کارڈ دیا جایا کرے گا۔

اشتراکیت پھیلنے کا شدید خطرہ ہے

گورنر سندھ کی تقریر

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ گورنر سندھ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے ڈر ہے کہ ہمارے وسیع باظم پر اشتراکیت نہ پھیل جائے۔ ایک طرف انتہائی غربت اور دوسری طرف انتہائی امارت ہے اس کی وجہ سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے پاکستان اور ہندوستان دونوں حکومتوں کے لیڈروں کا اولین فرض ہے کہ وہ عوام کو پیٹ بھر کر کھانے اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کو ختم کر کے امراء اور غرباء کو ایک دوسرے کے نزدیک لانے کی کوشش کریں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دونوں حکومتوں میں بیچینی اور بے اطمینانی کا پیدا ہونا ناگزیر ہے۔

یوپی کے مسلمان لیڈروں کا

قابل تقلید اقدام

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی مسلم لیگ کے مقتدر لیڈروں کا ایک وفد لاہور پہنچا ہے یہ وفد مغربی پنجاب، سرحد اور سندھ کا دورہ کر کے فرقہ وارانہ حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریگا اور پاکستان کی اکثریت کو رواداری اور امن سے رہنے کی تلقین کرے گا۔ اس وفد میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں۔ سید محمد رضوان اللہ ممبر کنسٹوٹنٹ اسمبلی ہندوستان، مسٹر حبیب الرحمان ایم ایل اے یوپی اسمبلی، مولوی مودود احمد ممبر کنسٹوٹنٹ اسمبلی، مسلم لیگ۔ حافظ مشتاق احمد رکن یوپی مسلم لیگ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت ہندوستان سے مذاکرات کے بعد حیدرآبادی وفد اعلیحضرت نظام سے مشورہ کے لئے واپس چلا گیا

قادیان کے مقامی افسر نیا گزینوں کو معمولی ساز و سامان بھی لانے نہیں دیتے جو شہر میں رہنے پر مصر ہیں انہیں شہر سے نکال کر بورڈنگ ہاؤس میں آنے کیلئے تنگ کیا جا رہا ہے

مشرقی پنجاب میں اناج سبزیوں پھلوں اور چارے کا قحط

اخبار نویسوں کی کانفرنس میں ڈاکٹر گوپی چند کی تقریر

شملہ ۱۳ر اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کے وزیراعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر مرکز کی طرف سے کوئی مدد نہ کی گئی تو مشرقی پنجاب میں خوراک کا قحط واقع ہو جائیگا۔ آپ نے کہا اناج کے تمام ذخیرے ختم ہو چکے ہیں اور اگر جلد کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ تو لوگوں کو چاہئے کہ قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہو جائیں۔ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں اناج کے علاوہ سبزیوں مویشیوں کے چارے اور پھلوں کے قحط کی طرف بھی اشارہ کیا۔ آپ نے کہا کہ عام کمی کے علاوہ حکومت پاکستان نے جو ۷ لاکھ من گندم دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے بھی اس میں سے صرف ۳۲ ہزار من گندم ہی مہیا کی ہے۔ اور یقینے کی امید بہت کم ہے بیرونی کی بہت سی فصلیں لوٹ لی گئی ہیں یا جلا دی گئی ہیں ان سب کے علاوہ سیلاب نے ہماری تکالیف میں معتدبہ اضافہ کر دیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا تقریباً ۱۰ لاکھ غیر مسلم مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب میں لائے جا چکے ہیں اور تقریباً ۲۱ لاکھ مسلمان مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب بھیجے جا چکے ہیں ابھی تقریباً مشرقی پنجاب کے سترہ لاکھ مسلمان جو یوپی میں تھے اور دہلی کے ۳۰ ہزار مسلمانوں کا معتدبہ حصہ بھی مغربی پنجاب کو بھیجا جائیگا۔ راجی کی تقسیم کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے کہا اگر میکاریہ اور جے پور اور بھرت پور کی ریاستوں نے ہماری مدد کی۔ تو یہ کام بھی آسان ہو جائیگا۔

کوئٹہ کے ہندو اور سکھ لوٹ آئے

کراچی ۱۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوتا ہے کہ فسادات کے ایام میں جو سکھ اور ہندو کوئٹہ سے بھاگ گئے تھے۔ وہ اب واپس آ گئے ہیں اور اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہو گئے ہیں۔ ان میں سے بیشتر دہلی چلے گئے تھے۔ لیکن وہاں کے مہیب کیمپوں میں جو کو صعوبت اٹھانا پڑی اور جس بھوک سے سامنا کرنا پڑا۔ ان سے تنگ آ کر انہوں نے اپنے گھروں میں لوٹ آنے کو ترجیح دی ہے۔ صدر بلوچستان مسلم لیگ نے آٹھ مسلمانوں اور سات غیر مسلمانوں کی ایک امن کمیٹی بنا دی ہے۔ جو کوئٹہ اور دوسرے شہروں میں اس بات کی تلقین کر رہی ہے کہ غیر مسلم بھاگ جانے کا خیال ترک کر دیں اور مسلمانوں کو اس امر کی تاکید کر رہی ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کو واپس لانے کی کوشش کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی اپنے مشن میں کامیابی حاصل کر رہی ہے

۱۰ فیلڈ بیٹری کی تبدیلی

خبر ہے کہ ۱۰ فیلڈ بیٹری جو ایک ہی بیٹری لاہور میں مقیم تھی۔ صوبہ سرحد کی طرف عنقریب تبدیل کر کے بھیجی جائیگی۔ اور کوئی بیٹری اس کی جگہ نہیں آئیگی محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ حالات موجودہ میں یہاں دو بیٹریاں موجود ہونی چاہئیں موجودہ بیٹری نے پناہ گزین لانے میں بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ اس کو یہیں رکھ لینا چاہیئے۔

مسلم اقلیت کا شورو شر یا غیر مسلم اکثریت کی ایجی ٹیشن

دونوں میں سے جو چاہو انتخاب کر لو

نئی دہلی ۱۳ر اکتوبر۔ سٹیٹسمین میں نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ حیدرآباد اور ہندوستان کے مذاکرات کے متعلق اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی فیصلہ کن مرحلے پر پہنچ گئے ہیں۔ حیدرآبادی مندوبین ہوائی جہاز کے ذریعے واپس حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں تاکہ اعلیحضرت نظام کو تین روز مذاکرات کے نتائج سے آگاہ کر سکیں اور مشورہ حاصل کریں۔

اس وفد کے ۱۶ر اکتوبر تک لوٹنے کی توقع ہے۔ وفد کی جلد واپسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی یونین گفت و شنید کو لمبا نہیں کرنا چاہتی۔ وفد کو حکومت ہندوستان کی پالیسی سے کلیتہً واقفیت ہو گئی ہے کیونکہ دہلی کی گفت و شنید میں بے تکلفی اور صاف گوئی نقطۂ مرکز بنی رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حیدرآباد حکومت ہندوستان سے تعاون کی خواہش ضرور رکھتی ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ مسلم اقلیت سٹیٹ کے تمام شعبوں پر چھائی ہوئی ہے حکومت کی مرکز گریز کسی قدر سرد پڑ جاتی ہے اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی پسند نہیں کرتی کہ اس کا ہمسایہ دوسری چھوٹی ریاستوں کی زمرے میں حیدرآباد کے وفد کے سامنے دو باتیں رکھ دی گئی ہیں کہ وہ ان دونوں میں سے جسے چاہے اپنے لئے انتخاب کر لے مسلم اقلیت کا شورو شر یا وسیع غیر مسلم اکثریت کی ایجی ٹیشن ساعید ہے کہ یہ گفت و شنید اس ہفتے کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔

مشرقی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کے ارکان

گھٹ سے ۱۸۰ ہو گئے

شملہ ۱۳ر اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کا بجٹ سیشن بلم نومبر کو شروع ہوگا اور غالباً سارا مہینہ جاری رہے گا یہ اجلاس کونسل آف اسٹیٹ کے ہال میں ہوا کرے گا جو گورنر جنرل ہاؤس میں واقع ہے قصور سب ڈویژن کے راجہ تیجی اور ضلع گورداسپور کی تین تحصیلوں کے مشرقی پنجاب میں شامل ہو جانے کی وجہ سے اسمبلی کے ممبروں کی تعداد ۱۸۰ کی بجائے ۱۸۱ ہو گئی ہے چھ زائد ممبروں میں سے دو مسلمان ممبر چودھری فتح محمد سیال (حلقہ شاہ پور) اور چودھری غلام فرید (حلقہ مشرقی گورداسپور) بھی شامل ہیں۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اس اجلاس میں کوئی مسلم رکن شامل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اب کوئی مسلم ایم۔ ایل۔ اے مشرقی پنجاب میں نہیں رہا۔

ریلوے کے ایک اعلیٰ مسلم افسر کی گرفتاری

کلکتہ ۱۴ر اکتوبر۔ ہندوستانی حکومت کی سپیشل پولیس نے ایسٹ انڈین ریلوے کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ مسٹر اے۔ جی خاں کو موڑہ ریلوے اسٹیشن پر حراست میں

پٹیالہ میں پنچایت کانفرنس

نئی دہلی ۱۳ر اکتوبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے حکومت ہندوستان سے مطالبہ کیا تھا کہ دہلی اور یوپی کے ان علاقوں سے جن کی حدیں پنجاب کی سرحدوں سے ملتی ہیں مسلمانوں کو نکال کر ان کی زمینیں اور جائدادیں مغربی پنجاب سے آنے ہوئے سکھوں کے حوالے کی جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان نے اس مطالبے کو رد کر دیا ہے۔ جس سے سکھ لیڈر عموماً اور مہاراجہ پٹیالہ خصوصاً ناراض ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مہاراجہ پٹیالہ کی دعوت پر ۲۲ر اکتوبر کو اکالی پنتھک پارٹی کی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں بڑے بڑے سکھ لیڈر اور سکھ ریاستوں کے اکابر شامل ہوں گے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں مشرقی پنجاب کی عام صورت حالات اور خالصہ سکھ راج کے قیام کے متعلق بحث و تمحیص ہوگی۔

ہندوؤں پر بھی ہاتھ صاف ہونے لگا

لاہور ۱۳ر اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۴ر ۵ر اکتوبر کی درمیانی رات کو جبس سکھوں کے ایک جتھے نے موضع ابادان پر حملہ کر دیا۔ یہ گاؤں ضلع جالندھر میں واقع ہے اور اس میں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ سکھوں نے ہندوؤں کا بہت سا مال لوٹ لیا اور لڑائی کی تیاری کر رہے تھے

قادیان کی صورت حالات

لاہور ۱۴ر اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں۔ کہ قادیان کی اطلاعات سے یہاں سخت بے چینی پھیل رہی ہے قادیان کے مقامی حکام پناہ گزینوں کو اپنا مال و اسباب نہیں لے جانے دیتے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ احمدیوں کو مذہبی لٹریچر تاریخی ریکارڈ اور اپنے بچے کھچے ذاتی اسباب سے بھی محروم کر دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ دونوں حکومتوں کا فیصلہ قادیان کے مقامی حکام کے رویے کے بالکل خلاف ہے

اس کے علاوہ وہ مقامی حکام قادیان کے باشندوں کو شہر سے نکال کر بورڈنگ ہاؤس میں چلے جانے پر زور دے رہے ہیں اس حصے میں جس میں یہ لوگ مقیم ہیں بانی سلسلہ احمدیہ کے مکانات اور دو خاص مقدس مساجد ہیں جن سے آپ کی زندگی کو گہرا تعلق رہا ہے۔ اور وہ مقدس قبرستان واقع ہے جس میں آپ مدفون ہیں۔

۴ میں لے لیا۔ ۔ آپ پاکستان جا رہے تھے۔ آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ آپ کے قبضہ سے ناجائز سرکاری مال برآمد ہوا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اے جی خاں صاحب کو دس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah